بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵۰

عسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۳ | ۲۵ ماہ صلح ۱۳۲۴ ہش | ۱۰ صفر ۱۳۶۴ھ | ۲۵ جنوری ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ صلح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے میں خراش بیچش اور ضعف کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت اور توانائی کے لئے دعا فرمائیں۔ باوجود ناسازی طبع آج بھی حضور نے نماز عصر سے مغرب تک مسجد مبارک میں درس قرآن مجید دیا۔ اور مغرب کی نماز کے بعد تھوڑی دیر مجلس میں رونق افروز ہوئے۔

کل شام سے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ۲۸۰ طلباء سکوٹ ٹریننگ کیمپ میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس کیمپ کے لئے چودہری محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ ٹریننگ آفیسر انچارج مقرر ہو کر آئے ہیں :

روزنامہ ۱۰ صفر ۱۳۶۴ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ کی دوسری تقریر

اہم امور کے متعلق ضروری ہدایات

(مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و دام شموس طالعہ نے جلسہ سالانہ پر اصل تقریر شروع کرنے سے پیشتر چند امور کی طرف احباب جماعت کو مختصر طور پر توجہ دلائی تھی۔ ان امور کا جلد شائع ہونا چونکہ ضروری ہے۔ اس لئے اصل تقریر کی اشاعت سے قبل ان امور کو احباب جماعت کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج میرا گلا بالکل بیٹھا ہوا ہے۔ گو کل کی نسبت رات سے کسی قدر فرق ہے رات کو تو آواز بالکل ہی نہیں نکلتی تھی۔ اور اب نکلتی تو ہے مگر زور اور تکلیف کے ساتھ۔ اللہ تعالےٰ ہی توفیق دے۔ کہ میں اپنا مضمون آج بیان کر سکوں۔ کیونکہ سینہ میں مجھے اس قسم کی جلن اور سوزش ہے۔ کہ میں ڈرتا ہوں شائد میں زیادہ دیر تک بول نہ سکوں۔ اور مضمون اس قسم کا ہے۔ کہ دو تین گھنٹہ سے کم میں اس کا بیان ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ ممکن ہے اس سے بھی زیادہ وقت صرف ہو جائے۔

کل میں بعض باتیں بیان کرنا بھول گیا تھا اور تقریر کے بعض حصے مجھے چھوڑنے بھی پڑے تھے۔ کیونکہ وقت زیادہ ہو گیا تھا۔ آج میں ان باتوں میں سے دو تین باتوں کا ذکر کر دیتا ہوں۔

رسالہ "فرقان"

سب سے پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ رسالہ "فرقان" کے متعلق میں نے یہ اجازت دی ہے۔ کہ اسے دو سال تک اور شائع کیا جائے مگر آئندہ صرف غیر مبایعین کے ساتھ تعلق رکھنے والے مضامین کا ہی اس میں جواب نہ دیا جائے۔ بلکہ بہائیوں کے زہر کا بھی ازالہ کیا جائے۔ گویا آئندہ "فرقان" دونوں قسم کے مضامین پر مشتمل ہو گا۔ کچھ تو پیغامیوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے مضامین ہونگے۔ اور کچھ بہائیوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے مضامین ہونگے میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب جس طرح پہلے اس کی اشاعت کے ثواب میں شامل ہوتے رہے ہیں۔ اسی طرح اس دوسرے دور میں بھی وہ "فرقان" جاری رکھنے والوں کی ہمت افزائی کریں گے۔ اور اس رسالہ کی اشاعت کر کے ان دونوں فتنوں کے ازالہ کی کوشش کرینگے

سیرت ام المومنین کا دوسرا حصہ

ایک بات مجھے شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے کہی ہے۔ کہ میں سیرت حضرت ام المومنین رض کی خریداری کے متعلق دوسروں کو تحریک کروں۔ غالباً ان کی مراد یہ ہے۔ کہ سیرت حضرت ام المومنین رض کا دوسرا حصہ جو ان کی طرف سے شائع ہو رہا ہے۔ دوست اس کی خریداری اور زیادہ سے زیادہ اشاعت میں حصہ لیں۔ میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ انہیں اس کتاب کی خریداری کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ دوسرا حصہ شیخ محمود احمد صاحب مرحوم کا لکھا ہوا ہے۔ یا شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے اسے مرتب کیا ہے۔ بہر حال پہلی جلد کو مرتب کرنے میں بہت بڑی محنت سے کام لیا گیا تھا۔ اور جماعت کے دوستوں نے بھی اسے ہاتھوں ہاتھ لے لیا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب اس دوسری جلد کی اشاعت میں بھی ان کی امداد کریں گے۔

افریقہ میں زنانہ بورڈنگ مدرسہ

سلسلہ کے آئندہ تبلیغی کاموں کے متعلق بھی بعض باتیں کل کی تقریر میں رہ گئی تھیں جن میں سے چند باتوں کا ذکر کر دیتا ہوں ایک اعلان تو میں نے کر دیا تھا۔ کہ افریقہ میں بھی زنانہ بورڈنگ مدرسہ جاری کرنے کا ہمارا ارادہ ہے۔ مجھے یاد نہیں۔ میں نے اس کے ساتھ ہی اس امر کا ذکر کیا تھا یا نہیں۔ کہ افریقہ کے ایک دوست نے اس غرض کے لئے پندرہ ہزار روپیہ کی زمین وقف کر دی ہے۔ اور وہاں کی احمدی مستورات چندہ جمع کر کے اس سکول کو جاری کرنا چاہتی ہیں ان کا خط میرے نام آیا ہے۔ جس میں انہوں نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ ہندوستان کی احمدی خواتین بھی اس تحریک میں حصہ لیں۔ میں نے لجنہ اماء اللہ کو تحریک کی تھی۔ کہ وہ اس میں حصہ لے۔ چنانچہ لجنہ نے اس غرض کے لئے چار ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں انشاء اللہ ایک ایسا سکول جاری کرنے کا بھی ارادہ ہے۔ جو لنڈن میٹرک یا سینئر کیمبرج کا لڑکوں کو امتحان دلا سکے۔ یہاں ہندوستان میں تو الگ الگ یونیورسٹیاں ہیں۔ اور ہر یونیورسٹی سے لوگ امتحان دیکر ملازمت حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر مغربی افریقہ میں یونیورسٹیاں نہیں ہیں۔ اس وقت وہاں ہماری جماعت کیطرف سے صرف مڈل سکول قائم ہیں۔ اور مغربی افریقہ کے قانون کے مطابق مڈل پاس لڑکوں کو معمولی ملازمتیں تو مل جاتی ہیں۔ مگر اچھی ملازمتیں نہیں ملتیں۔ ہمارے ہاں تو آجکل مڈل بلکہ انٹرنس کا بھی کوئی سوال نہیں۔ لیکن ایک زمانہ ہندوستان پر بھی ایسا گزرا ہے۔ جب مڈل پاس لڑکوں کو یہاں ملازمتیں مل جاتی تھیں۔ اور وہاں ابھی وہی زمانہ ہے۔ وہ لوگ تعلیم میں بہت پیچھے ہیں۔ بلکہ وہاں کے باشندوں کا ایک حصہ ایسا ہے۔ جو ننگا پھرا کرتا تھا۔ پھر احمدی مبلغوں کے زور دینے پر انہوں نے کپڑے پہننے شروع کئے۔ وہاں چونکہ جماعت کے لڑکوں کو تعلیم حاصل کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے اور انہیں تحریک کی جاتی ہے۔ کہ وہ جماعت کے مدارس میں داخل ہوں۔ اور ہمارے مدرسوں میں انگریزی کی وہ اعلےٰ تعلیم نہیں دی جاتی۔ جو دوسرے عیسائی مدرسوں میں دی جاتی ہے۔ اس لئے ملازمتوں کے معاملہ میں ہماری جماعت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور اعلےٰ درجہ کی ملازمتیں ہماری جماعت کے نوجوانوں کو نہیں ملتیں۔ اب تجویز یہ ہے۔ کہ لنڈن میٹرک یا سینئر کیمبرج کے اصول پر وہاں ایک سکول جاری کیا جائے۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

جس میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد لڑکے ان امتحانات کو پاس کر کے اعلیٰ درجہ کی ملازمتیں حاصل کر سکیں۔ واقفین میں سے ایک نوجوان کو اس غرض کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور وہ پاسپورٹ حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وہ پہلے انگلستان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جائینگے۔ اور جب وہ تعلیم سے فارغ ہو جائینگے تو انہیں ویسٹ افریقہ میں مقرر کر دیا جائیگا۔ امید ہے۔ کہ وہ دو تین ماہ تک یہاں سے انگلستان روانہ ہو جائینگے۔

مغربی افریقہ کیلئے ایک اور مبلغ کا مطالبہ

ایک اور درخواست افریقہ سے میرے پاس پرسوں ہی پہنچی ہے۔ جس کا مجھے پہلے علم نہیں تھا۔ میں نے مغربی افریقہ میں جو مبلغین بھجوائے ہیں اُن کے علاوہ حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ نے ایک اور مبلغ کا بھی مطالبہ کیا ہے وہ لکھتے ہیں۔ کہ نائیجیریا کے ایک حصہ میں عیسائی مشنوں نے اتنا کام کیا ہے کہ قریباً سب کے سب لوگ عیسائی ہو چکے ہیں۔ چنانچہ جو وہاں کے اصل باشندے ہیں اُن میں سے بمشکل ایک فیصدی کوئی مسلمان نظر آئیگا۔ ورنہ سب کے سب عیسائی ہیں۔ آبادی کے لحاظ سے بیشک آٹھ دس فیصدی مسلمان ہیں مگر وہ مسلمان ایسے ہیں جو دوسرے علاقوں سے وہاں آئے ہوئے ہیں اصل باشندے نہیں۔ پس انہوں نے درخواست کی ہے کہ ایک مبلغ جو کم سے کم بی اے ہو اور اگر ایم۔ اے ہو۔ تو زیادہ اچھا ہے۔ اُس علاقہ میں تبلیغ کے لئے بھجوایا جائے۔ سو انشاء اللہ اس سال وہاں ایک گریجوایٹ مبلغ بھجوانے کی کوشش کی جائیگی۔ تاکہ وہ عیسائیت کا مقابلہ کرے۔

تفسیر القرآن کے متعلق اعلان

مَیں یہ بھی اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت قرآن کریم کی تفسیر کی دو جلدیں تیار ہو رہی ہیں۔ ایک جلد آخری پارہ کی ہے جو نصف کے قریب ہو چکی ہے۔ اور ایک جلد پہلے پارہ کی ہے جو نصف سے زیادہ ہو چکی ہے۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوا تو جلسہ سالانہ کے بعد دو چار ماہ کے اندر اندر آخری پارہ کی تفسیر لکھی جاسکیگی۔ اور پھر دو تین مہینہ کے اندر شائع کر دی جائیگی اس کے بعد انشاء اللہ پہلے پارہ کی تفسیر شائع کی جائیگی۔ پہلے میرا منشا تھا کہ ابتدائی پانچ پاروں کی تفسیر اکٹھی شائع ہو مگر جب تفسیر لکھنے لگا تو پہلے پارہ کی تفسیر ہی بہت بڑھ گئی کیونکہ شروع میں بہت سے مضامین کو کھول کر بیان کرنا پڑتا ہے۔ اور اس کے لئے زیادہ وضاحت کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ سورۃ بقرہ کی تفسیر ایک جلد میں شائع ہو جائے مگر اس ارادہ کو بھی منسوخ کرنا پڑا۔ کیونکہ ابھی تک نصف پارے سے کچھ اوپر تفسیر لکھی گئی ہے اور چھ سو سے زیادہ صفحات ہو چکے ہیں۔ اگر اگلے نصف حصہ کی تفسیر کو مختصر کر دیا جائے۔ تو بھی آٹھ نو سو بلکہ ہزار صفحہ تک ایک پارہ کی تفسیر پہنچ جائیگی۔ اور اگر سورۃ بقرہ کی تمام تفسیر کو پہلی جلد میں شامل کیا جائے تو دو ہزار صفحات سے کم میں یہ تفسیر نہیں آسکیگی۔ پچھلی تفسیر جب شائع ہوئی تو بعض نوابوں کی طرف سے مجھے پیغام پہنچا کہ ہمیں تفسیر پڑھنے کا بڑا شوق ہے۔ مگر ہماری عادت یہ ہے۔ کہ ہم سوتے وقت کتاب پڑھتے ہیں اگر کوئی ہلکی سی کتاب ہوئی اُسے سینہ پر رکھ لیا اور پڑھنا شروع کر دیا۔ پڑھتے پڑھتے جب نیند آگئی تو سو گئے۔ مگر آپ نے اتنی بڑی کتاب لکھ دی ہے۔ کہ سینہ پر اُسے رکھنے سے درد شروع ہو جاتا ہے۔ اور ہم اسے پڑھ نہیں سکتے۔ اگر آپ نے تفسیر ہمیں بھی پڑھانی ہے تو ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو سو صفحہ کی کتاب لکھیں جو آسانی سے ہم لوگ پڑھ سکیں اور آسانی سے اٹھا بھی سکیں۔ اتنی بڑی کتاب نہ اٹھائی جاتی ہے۔ نہ آسانی سے پڑھی جاتی ہے۔ اگر سورۃ بقرہ کی ہی دو اڑھائی ہزار صفحات میں تفسیر شائع ہو تو اس قسم کے لوگ اوروں کو بھی ڈرا دینگے۔ اس لئے مَیں سمجھتا ہوں۔ ہمیں پہلے پارہ کی تفسیر الگ شائع کرنی پڑیگی۔ بہرحال یہ دونوں تفسیریں انشاء اللہ جلد شائع ہو جائینگی۔ آخری پارہ کی تفسیر کے متعلق میری یہ خواہش تھی کہ جلسہ سالانہ تک اس کے تین چار سو صفحے چھپ جائیں مگر مشکل یہ ہوئی کہ قادیان میں کوئی پریس اس غرض کے لئے فارغ نہیں تھا۔ اُن کے پاس اور بہت سے کام تھے۔ یا اُن کی چھپوائی اتنی اچھی نہیں تھی جتنی اچھی چھپوائی ہم تفسیر کی چاہتے ہیں۔ دو مہینے کی بات ہے کچھ کاپیاں ایک پریس پر لگائی گئیں تو وہ سب کی سب اڑ گئیں۔ اب میں نے تحریک جدید کی طرف سے ایک پریس خرید لیا ہے۔ اور دس ہزار روپیہ اُس پر صرف آیا ہے انشاء اللہ جنوری میں فٹ ہو کر تفسیر کی چھپوائی شروع ہو جائیگی۔ یہ دقتیں تھیں جن کی وجہ سے تفسیر شائع نہ ہو سکی ورنہ اگر پہلے چھپ سکتی تو جس طرح پچھلے سال میں نے شائع شدہ تفسیر کا کچھ حصہ دوستوں کے لئے دفتر میں رکھوا دیا تھا اسی طرح اس سال بھی مَیں اُس کا کچھ حصہ رکھوا دیتا مگر پریس کی مشکلات کی وجہ سے باوجود اس کے کہ مضمون تیار ہے اور باوجود اس کے کہ کاپیاں لکھنے والے فارغ ہیں اور کچھ کاپیاں لکھی ہوئی بھی موجود ہیں۔ ہم اس کا کوئی حصہ چھپوا نہیں سکے جس کی وجہ سے احباب کو تفسیر کا نمونہ دکھانے سے ہم قاصر رہے ہیں۔

حضرت نواب محمد علیخان صاحب کی تشویشناک حالت

حضرت نواب محمد علیخان صاحب کی علالت کے متعلق آج کی رپورٹ مظہر ہے کہ کل سے بخار ۱۰۲ درجہ ہے۔ کمزوری بیحد ہے۔ غنودگی بھی طاری ہو جاتی ہے۔ پیشاب میں خون بھی آرہا ہے۔ احباب جماعت حضرت ممدوح کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

مجاہدوں میں شامل ہو جاؤ

(۱) کیا آپ آگے بڑھ کر جہاد کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو چکے ہیں؟ اور آپ نے تحریک جدید کے گیارہویں سال کا وعدہ اپنے سیکرٹری مال کو لکھوا دیا ہے؟ یا براہ راست مرکز میں بھیجدیا ہے؟ اگر نہیں۔ تو فوری توجہ فرمائیں۔

(۲) اگر آپ نے اب تک تحریک جدید میں کسی نہ کسی وجہ سے شمولیت کی سعادت حاصل نہیں کی تو اب اپنی ایک ماہ کی آمد سال اول کے لئے دیکر اس جہاد میں شامل ہو جائیں۔

(۳) کیا آپ ترجمۃ القرآن کا وعدہ اپنی جماعت کے مردوں اور عورتوں کی طرف سے مرکز میں پیش کر چکے ہیں؟ اگر نہیں۔ تو قرآن مجید جیسی پاک کلام کی اشاعت میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم نہ رہیں۔ فوراً وعدہ لکھ کر ارسال فرمائیں۔

(۴) آپ حضور کے خطبہ میں پڑھ چکے ہونگے۔ کہ جن کی اولاد نرینہ نہ ہو۔ یا اولاد بڑی عمر کی ہو چکی ہو۔ ایسے وہ احباب ایک دیہاتی مبلغ یا ایک مدرسہ احمدیہ کے طالب علم کا خرچ جو آجکل ماہوار بیس یا پچیس روپیہ ہوتا ہے دے سکتے ہیں۔ ایسے طلباء کے وظیفہ کے لئے وعدہ حضرت اقدس کے حضور پیش فرمائیں۔ ۱۹ جنوری کا خطبہ مطبوعہ اخبار الفضل ۲۳ جنوری بغور پڑھ لیں۔

(۵) زنانہ سکول سالٹ پانڈ کے چندہ کے لئے ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ پر فرما چکے ہیں اور دفتر تحریک جدید سے ایک رقم معین کر کے اطلاع دیجا چکی ہے قادیان کی لجنہ کی طرف سے بعض وعدے اور رقم بھی وصول ہو گئی ہے۔ باقی محلوں میں کام ہو رہا ہے۔ سکندر آباد دکن کی لجنہ کے ذمہ ایک سو روپیہ تھا۔ ان کی طرف سے دو سو اکیس روپیہ حضور کی خدمت میں پیش ہو چکا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء بہنیں اسطرف فوری توجہ فرمائیں۔

خاکسار برکت علی خان فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔

تعلیم الاسلام کالج قادیان

تعلیم الاسلام کالج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خاص منشائے مبارک کے ماتحت جاری کیا گیا ہے۔ اور کالج کا اہم ترین حصہ فضل عمر ہوسٹل ہے۔ یہاں طلباء کی ہوسٹل یونین ہے اس میں طلباء انگریزی اور اردو میں تقاریر کرتے ہیں۔ بزرگان سلسلہ بھی گاہے گاہے اپنی مفید نصائح سے مستفید فرماتے ہیں۔ یونین کی میٹنگ باقاعدہ ہر ہفتے ہوتی ہے۔ اس کا افتتاح حضرت مفتی محمد صادق صاحب

ذات پر فخر - اور کفو

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

قرآن مجید میں ایک آیت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ ہم نے لوگوں کو قبیلوں اور خاندانوں میں نامزد اور تقسیم اس لئے کیا ہے۔ کہ وہ پہچانے جاسکیں۔ (نہ اس لئے کہ وہ تکبر اور فخر کریں) کیونکہ بڑائی تو نیکی اور تقوے سے پیدا ہوتی ہے۔ نہ کہ قبیلہ اور خاندان سے

اس آیت میں لتعارفوا کا لفظ جو آیا ہے۔ اس کے معنے ہیں۔ کہ "وہ آپس میں پہچانے جاسکیں" نہ یہ کہ وہ معزز اور مکرم سمجھے جائیں۔ اور جلاہا سید کو معزز سمجھ کر اس کے آگے جھکے۔ اور سید جولاہے کو ذلیل سمجھ کر آپ چارپائی پر بیٹھے۔ اور اس غریب کو زمین پر بٹھائے۔ آپس میں پہچانے جانے کا صرف اتنا مطلب ہے کہ یہ شخص کون ہے۔ اور چونکہ ایک نام کے کئی آدمی ہوتے ہیں۔ تو شناخت کے لئے وہ اپنے نام سے پہلے یا بعد میں اپنے قبیلہ یا خاندان یا ذات کا نام لکھ سکتا ہے یا بول سکتا ہے۔ اور لوگ بھی اس کو اس قبیلہ یا قوم کے نام سے پکار سکتے ہیں۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا نام مرزا غلام احمد لکھتے تھے۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ ہم دوسرے لوگوں سے بلحاظ ذات کے اونچے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ شیخ غلام احمد اور خواجہ غلام احمد اور سید غلام احمد سے تمیز ہو جائے۔ کیونکہ نام محدود ہوتے ہیں۔ اور صرف نام سے آدمی نہیں پہچانا جاتا۔ کبھی کوئی شخص مجھ سے ملنے میرے مکان پر آتا ہے۔ تو وہ غلطی سے اندر کہلا بھیجتا ہے۔ کہ میر صاحب سے کہہ دو کہ عبدالرحمٰن ملنے آیا ہے۔ حالانکہ یہ اس کی غلطی ہوتی ہے انکسار نہیں ہوتا۔ اس پر میں سوچتا ہوں۔ کہ کون عبدالرحمٰن؟ مہتہ عبدالرحمٰن صاحب؟ یا شیخ عبدالرحمٰن صاحب؟ یا عبدالرحمٰن خان صاحب؟ یا مرزا عبدالرحمٰن صاحب؟ یا عبدالرحمٰن صاحب صدیقی؟ یا قریشی عبدالرحمٰن صاحب؟ وغیرہ وغیرہ پس قوم یا قبیلہ وغیرہ کا لفظ ناموں کے ساتھ اس لئے لگایا جاتا ہے۔ کہ لوگ اس شخص کی تمیز اور پہچان کرلیں۔ نہ اس لئے کہ وہ دوسروں پر بڑائی اور فخر کرے۔ کیونکہ خدا کے نزدیک بڑائی اور بزرگی صرف نیکی اور تقوے سے وابستہ ہے قوم سے نہیں۔ باقی رہی دنیاوی عزت سو وہ یا تو حاکم قوم سے تعلق رکھتی ہے۔ یا مال و دولت اور علم سے وابستہ ہے۔ اور جو عزت ان کے سوا ہوتی ہے۔ وہ خود ساختہ ہے۔ اور کسی گزشتہ معزز شخص کی وجہ سے اپنے تئیں معزز کہلانا ذلت کی ایک قسم ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ سب بنی آدم برابر ہیں۔ اور آدمی کی عزت اس کی خاکساری میں ہے۔ ہاں بعض پیشوں کی وجہ سے بھی انسان کے اخلاق خراب ہو جاتے ہیں۔ سو وہ ذلت اس لئے ہے۔ کہ بُرے اخلاق بھی بے دینی ہی کی ایک شاخ ہیں۔ اور اعلیٰ اخلاق کے معنے شرافت کے ہیں۔ لیکن اگر دین اچھا ہو۔ اور راسخ ہو جائے۔ اور اخلاقی حالت پسندیدہ ہو۔ پھر ایسے لوگوں کو ذلیل سمجھنا سخت گناہ کی بات ہے۔ البتہ رشتہ ناطہ میں کفو کا سوال ایک مسنون طریقہ ہے۔ اور کفو یعنی برابری اکثر چیزوں میں ہونی چاہیئے۔ ورنہ فساد پیدا ہوتے ہیں۔ میں نے تو یہاں تک دیکھا ہے۔ کہ کفو میں نہ صرف ہم مذہب ہونا رشتہ دار ہونا اور برابری کی معاشرت کا ہونا ضروری ہے۔ بلکہ میاں بیوی صحت تعلیم قد و قامت اور مزاج میں بھی صاحب کفو ہوں تو بہتر ہے۔ بلکہ میں تو شہر والوں اور گاؤں والوں کو بھی ایک دوسرے کا کفو نہیں سمجھتا۔ اگر کوئی لاہور کا لڑکا جو تنگ گلیوں اور تاریک مکانوں کا باشندہ ہے ایک ایسی لڑکی سے شادی کرے۔ جو دیہات کی رہنے والی ہو اور کھلی ہوا اور روشنی میں پلی ہو۔ تو بسبب اس قسم کا غیر کفو ہونے کے وہ اکثر سسرال میں جاکر مسلول ہو جاتی ہے ہاں امرتسر والی لڑکی لاہور والے لڑکے کا کفو ہے۔ مگر قادیان والی (جہاں مکان روشن اور ہوادار ہوتے ہیں) مرکزی لاہور والے کا کفو نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ لاہور کے مضافات میں صحت افزا کھلے مکان میں رہتا ہے۔

پس ذات اور کفو الگ الگ چیزیں ہیں لوگوں نے غلطی سے ان کو گڈمڈ کر دیا ہے ایک عیسائی پٹھان ایک مسلمان پٹھان کا کفو نہیں ہے۔ خواہ وہ دونوں ایک ہی قوم اور قبیلہ کے ہوں۔ ایک سید بی۔ اے بی ٹی عورت ایک سید جاہل ان پڑھ کا کفو نہیں ہے۔ خواہ وہ اس کے اپنے چچا کا ہی بیٹا کیوں نہ ہو۔ ایک اہل کتاب لڑکی احمدی لڑکے کا کفو ہو سکتی ہے۔ مگر ایک اہل کتاب لڑکا احمدی لڑکی کا کفو نہیں ہے۔ غرض مذہب کا کفو سب سے زبردست ہے۔ باقی اتنے نہیں ہیں۔ مگر پھر بھی جس قدر کفو مطابقت رکھتا ہوگا اتنا ہی اچھا ہے۔

چندہ ترجمۃ القرآن اور لجنہ اماء اللہ

(از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز)

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالے کے جہاں احمدی خواتین پر اور بے انتہا احسانات ہیں۔ وہاں یہ بھی ایک احسان عظیم ہے۔ کہ حضور نے اس مبارک تحریک میں جو ترجمۃ القرآن کی ہے مستورات کو بھی یہ سعادت بخشی۔ کہ وہ ایک قرآن کے ترجمہ اور اس کی طباعت کا خرچ اور اسی طرح ایک کتاب کے ترجمہ اور طباعت کا خرچ اپنے ذمہ لیں۔ اور اس سے بھی بڑھ کر احسان یہ فرمایا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے کسی خاص جگہ کی عورتوں کے لئے اس نعمت کو مخصوص نہیں فرمایا۔ بلکہ اس کو تمام ہندوستان کی احمدی عورتوں پر پھیلا کر اپنے احسان کے فیض کو وسیع کر دیا۔ تاکہ دور دراز کی بہنیں بھی اس نیکی سے محروم نہ رہ جائیں۔

اس مبارک تحریک پر احمدی مستورات نے اپنی قدیم روایات کو قائم رکھتے ہوئے لبیک کہا۔ اور نہایت شاندار نمونہ دکھایا۔ لیکن ابھی کثرت سے ایسی لجنات باقی ہیں۔ جن کی طرف سے اس چندہ میں کوئی وعدہ موصول نہیں ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے فرماتے ہیں۔ "تم میں سے کوئی عورت بھی اس ثواب سے محروم نہ رہے۔ اور تم میں سے کوئی عورت بھی ایسی نہ رہے۔ جو ان رحمتوں سے حصہ لینے والی نہ ہو۔ اگر وہ ایک کوڑی دینے کی ہی حیثیت رکھتی ہے۔ تو ایک کوڑی دے کر ہی اس میں شامل ہو جائے"

پس جن مستورات نے ابھی تک اس چندہ میں حصہ نہیں لیا۔ ان کو چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے اس فرمان کے مطابق جلد از جلد اپنے وعدے بھجوا دیں۔ ایسے مواقع روز روز میسر نہیں آیا کرتے۔

جَاھِدُوا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ

مانے نہ کوئی مانے تبلیغ کئے جاؤ
بھیجا ہے جو مولیٰ نے پیغام دیئے جاؤ

تم صلح سے رہنے کی ہر رنج کے سہنے کی
حق بات کے کہنے کی تلقین کئے جاؤ

یہ راہ کٹھن تو ہے کچھ رنج و محن تو ہے
نیکوں کا چلن تو ہے دشنام لئے جاؤ

جو کچھ ہو مقدر میں ہو کر رہے آخر میں
حال بد و بہتر میں جینا ہے جئے جاؤ

سجاد کا مسلک تو چھوٹے نہ کبھی چھوڑو
کیوں دوست یہ کہتے ہو زخموں کو سئے جاؤ

اموال تو دیتے ہو اب جاں بھی فدا کر دو
بیٹے کو اثاثے کو قربان کئے جاؤ
سب وقف کئے جاؤ

ساقی کی نوازش ہے انعام کی بارش ہے
جب دل کی بھی خواہش ہے اکمل تو پئے جاؤ

اکمل عفا اللہ عنہ

لکھنؤ کا ایک مقتدر عالم اور وفاتِ مسیحؑ

ایک کتاب موسومہ "غزوۂ عرب ترجمہ فتوح عجم" فروری ۱۸۹۳ء میں مطبع نولکشور پریس کانپور میں طبع ہوئی ہے۔ جس کے آخری باب کا ہیڈنگ ہے۔ "خاتمہ کتاب از فاضل بیعدیل قدوۂ فضلا ماہر فنون و علوم عمدہ علمائے زماں مولانا مولوی بشارت علی خاں صاحب مترجم کتاب ہذا" موصوف لکھنؤ کے رہنے والے تھے۔ اس کتاب کے باب "ذکر فتوح میا فارقین و آمد" میں صفحہ ۹۲ کی آخری تیسری سطر سے صفحہ ۹۳ کی دسویں سطر تک لکھا ہے۔ کہ "اسلاعورس نے اُن صحابہ کو حکم کیا کہ اندر بیعہ کے داخل ہوں۔ اُس وقت حکم بن ہشام نے کہا کہ ہم تمہاری بیعہ میں جاکر کیا کریں۔ اس نے کہا اُس کے اندر جاکر تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو یعنی نمازیں پڑھو۔ حکم نے کہا کہ ہم لوگ ایسے نہیں ہیں کہ واسطے ذکر اپنے پروردگار کے بلائے جائیں۔ تو پھر اُس سے تاخیر کریں۔ آخر صحابہ نے اپنے گھوڑے باندھ دیئے۔ اور اندرون بیعہ داخل ہوئے اور اسلاعورس کا ارادہ صحابہ کے اندرون بیعہ جانے سے یہ تھا کہ آرائش بیعہ کی نمائش کراوے۔ اس لئے کہ اُس کے اندر ملمع و زرنگاری کی بڑی تیاری کی تھی اور اُس میں شبیہہ بیت المقدس کھچوائی تھی اور اُس میں صخرہ اور سلسلہ بیت المقدس کا بطور تبرک رکھا تھا اور اس میں محراب داؤد اور گہوارہ عیسٰیؑ کا بنایا تھا اور اس میں تصویر مسیحؑ و مریم علیہما السلام کی لکھی تھی۔ پھر جس وقت اصحابؓ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اندرون بیعہ داخل ہوئے اور اس میں یہ تماشا دیکھا تو حکم بن ہشام اس آیت کی تلاوت کرنے لگے۔ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ الخ یعنی حق تعالیٰ نے فرمایا اے عیسٰی پسر مریم کیا لوگوں سے تو نے کہدیا ہے کہ تم لوگ مجھ کو اور میری مادر کو سوائے خدائے واحد کے دوسرے اور دو خدا سمجھو۔ چنانچہ اس آیت کو باواز بلند پڑھا اور کہا اور واللہ یہ سب کوئی چیز نہیں۔ بلکہ قول ہمارا سوائے اس کے نہیں ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔"

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہے کہ اُس زمانہ میں حضرت مسیحؑ اور حضرت مریمؑ کی نصاریٰ بطور معبود پرستش کرتے تھے اور معبودانِ باطلہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا صریح ارشاد ہے کہ وہ مردہ ہیں۔ زندہ نہیں ہیں۔ اس حوالہ سے وفاتِ مسیحؑ صاف طریقہ پر ثابت ہے۔

پھر اسی کتاب میں صفحہ ۹۴ پر تحریر ہے "واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا اور کیفیت اس سیر کی حکم نے اس طرح سنائی کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بشارت دہی سے نفوس مردم مستبشر ہوئے اور خبر رسالت مشتہر ہوئی اور کمالات ان کے مشہور آفاق ہوئے اور انوارِ جمال سے عالم کو منور کیا اور ارادہ باری تعالیٰ یہ ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو قربت قاب قوسین سے تمام اہلِ کونین پر اشرف و افضل کرے پس تمام عالم ملکوت میں ندادی گئی۔ کہ اب تم درستی اپنے احوال و اعمال کی کرلو اور تہذیب و آداب سے آراستہ ہوجاؤ کیونکہ یہ شب قرب و حضوری کی ہے۔ یہ شب آزادی کی ہے جہنم سے۔ یہ شب شادمانی و سرور کی ہے۔ یہ شب ابتہاج ہے۔ یہ شب معراج ہے۔ اے فرشتو نردبان پیغامبری کا لگادو اور گردہا و کرجوہ ہائے مالکہ کو ہموار کردو اور پایگاہ آداب پر باادب کھڑے ہو رہو۔ اے جبرئیل جنتوں کو آراستہ کر حوروں کو اور غلمانوں کو زیب و زینت جلوہ دے۔ اے جبرئیل اُمّہانی کے گھر میں نازل ہو۔ ہمارے حبیب کو بیدار کر اور براق پر سوار کر تاکہ ہم اپنی آیات ونشانیاں اُس کو مشاہدہ کراویں۔ چنانچہ جبرئیل نے وہ مرکب اپنے ہمراہ لیا جس کی خلقت عجیب اور صفت اس کی غریب تھی اور اُس کی لگام حبالہ نصرت سے تھی اور زین اس کا ساز بہت سے تھا۔ کہ جبرئیل نے اس براق کو میدانِ کون و مکان میں نکالا اور بہ تلاوت اس آیت کے نداد یتے تھے سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ یعنی سزاوار تسبیح وہ خدا ہے جو اپنے بندہ کو سیر و مشاہدہ اپنی آیات کا کراتا ہے۔ چنانچہ جبریل اس مرکب کو لیکر دروازہ پر اُس شہسوار عرصۂ رسالت کے کھڑے ہوئے۔ بعد رفع حجاب اسرار کے جبریل نے حضرت کو دیکھا کہ وہ اپنی عبادت و تذلیل میں بسوئے معبود مائل ہیں۔ اور سجادہ نشین اپنے وسادۂ عمل کے ہیں اور اشتیاق نے نحیف و زار کردیا ہے۔ اور آرزومندی سے دردمند ہیں۔ پس جبریل انوار وسعادات سے اُن پر نُور افشاں ہوئے اور وفائے وعدہ سے مژدہ رساں ہوئے اور کہا يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ یعنی اے چادرِ پیچیدہ والے گلیم پوش اپنے ہمتِ قدم پر کھڑا ہو اور کمر بندِ عزم کو چست کر اور سوارِ مواد طرفِ آسمان کے صعود کر اور معراج قُرب اور اوج ترقی پر عُروج کر یہ سُنکے سیدِ عالم بشتابی تمام اُٹھ کھڑے ہوئے اور مرکبِ تحت وسلام پر سوار ہوئے اور جبریل نے بالائے ابر چڑھالیا اور خانہ کعبہ سے لیچلے اُس وقت ذکرِ خدا جلیس تھا اور یادِ خدا انیس تھی اور شوق اس کا راہبر تھا۔ اور جبریل خلیل تھے۔ جب دائرہ قدس میں داخل ہوئے۔ اور زیر مسجد اقصےٰ پہنچے تو وہاں ارواحِ انبیاء بلباس انوار حاضر ہوئے اور بسلام و تہنیت پیش آئے اور روبرو جلوہ گر ہوئے اور بصلوٰۃ و درود و ثنا خوانی کرنے لگے اور ہر ایک نے وصف اپنی اپنی منزلت و ذکر اپنی اپنی فضیلت کا شروع کیا چنانچہ پہلے آدمؑ نے بیان کیا کہ حمد ہے اُس خُدا کی جس نے مجھے اپنے دستِ قدرت سے خلق کیا اور مجھ میں روح امر اپنا دمیدہ کیا۔ اور ملائکہ کو میرے لئے سجدہ کا حکم کیا اور دارِ کرامت میں مجھے ساکن کیا۔ اور ادریسؑ نے کہا حمد کرتا ہوں میں اُس خداوند کی جس نے میرے تئیں مکانِ برتر پر مرتفع کیا اور مقامِ نورانی میں مجھے جگہ دی اور نوحؑ نے کہا میں شکر گزار ہوں اُس پروردگار کا جس نے مجھے قوم ظالمین سے نجات بخشی اور میرے تئیں مومنوں کا باپ اور ان کا امن مقرر کیا۔ اور ابراہیمؑ نے کہا میں حمد کرتا ہوں اُس کردگار کی جس نے مجھ کو اپنا خلیل فرمایا۔ اور اُس نے مجھ پر نار کو خنک و گوارا کیا یعنی کہ آتش کو گلزار کردیا اور میری زوجہ جو بانجھ تھی اُس کی اصلاح کی اور موسیٰؑ نے کہا سپاس ہے اس خالق کا جس نے مجھے نو آیات بینات یعنی نشانیاں روشن عطا کیں اور میرے لئے لوحوں میں ہر چیز کا وعظ و پند لکھا اور ہر شے کو بہ تفصیل بیان کیا اور فرعون میرے دشمن کو ہلاک کیا اور میری قوم کو اُس کے ہاتھ سے بچایا اور میرے لئے دریا کو شگافتہ کیا اور مجھ سے بطور تکلم کلام کیا اور سلیمانؑ بن داؤد نے کہا میں شکر کرتا ہوں اس خداوند کا جس نے تمام انس و جن کو میرا مطیع اور طیور و ہوا کو میرا مسخر کیا اور میرے تئیں طائروں کی گویائی اور اُن کی زبان سکھلائی اور مجھے وہ ملک و سلطنت بخشی جو بعد میرے ویسی کسی کے لئے شایان نہوئی اور عیسٰیؑ نے کہا ستائش ہے اُس خداوند کی جس نے مجھے گندگی نطفہ سے پیدا نہیں کیا اور اُس نے میرے لئے مُردے کو زندہ کیا یعنی مجھ سے مُردہ زندہ کرایا اور میرے واسطے کور مادر زاد اور سفید بدن کو اچھا کیا یعنی ان عوارض و امراض کو میرے ہاتھ سے اچھا کرایا۔"

اس حوالہ میں جہاں معراج کے واقعہ کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ بیان فرماکر ایک اعلےٰ درجہ کا کشف قابل مصنف نے ثابت کیا ہے وہاں معراج کی رات میں سات نبیوں کی ارواح کا بہ لباس انوار حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ملاقات کرنے کا ذکر اور ہر نبی کی فضیلت کا خود حضورؐ کے حضور بیان کرنے کا ذکر کرکے اور منجملہ ان سات کے حضرت عیسٰیؑ کی روح کا بھی ان انبیاء کی ارواح کے ساتھ بیان کرنا وفاتِ مسیحؑ کو سورج کی طرح نمایاں کردیتا ہے۔

ان اقتباسات کو پیش کرکے بالخصوص مسلمانانِ اودھ سے ملتجی ہوں کہ خدارا "افضل العلماء زبدۃ الفضلاء جناب مولوی بشارت علی خانصاحب لکھنوی" کی تصنیف مذکورہ بالا کو ملاحظہ فرماکر تنہائی میں بیٹھ کر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں کہ کیا اب بھی حضرت عیسٰی علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمان پر بیٹھا ہوا خیال فرمائینگے۔ یا وفات یافتہ انبیاء کے زمرہ میں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے بہ صدق دل دعا ہے۔ کہ وہ ہم سب کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار

محمد شفیع خان احمدی ضلع اناؤ۔ یوپی

گمشدہ رسید بک و فارم روزنامچہ وغیرہ

ایک احمدی دوست نے اطلاع دی ہے کہ ایام جلسہ میں سفر ریل کے اثناء میں کسی اسٹیشن۔ لاہور یا امرتسر پر ان کی ایک رسید بک نمبر ۱۰۱۵ مع چند کتب دعوۃ الامیر۔ انقلاب حقیقی وغیرہ کے گم ہوگئی ہے۔ لہٰذا جملہ جماعت ہائے کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اس رسید بک پر کسی کو چندہ نہ دیا جائے۔ اور اگر کسی دوست کو رسید بک وغیرہ مذکورہ کا پتہ ملے تو وہ دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

مسیح موعودؑ کے منکر کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب سے خط و کتابت

استفتاء

بخدمت شریف جناب قبلہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسر۔ السلام علیکم۔

یہاں پر احمدیوں سے کچھ گفت و شنید شروع ہے۔ براہ مہربانی مطلع فرمائیں۔ کہ جب مسیح ابن مریمؑ اور حضرت امام مہدی تشریف فرما ہونگے۔ تو ان کا ماننا کہاں تک ضروری ہوگا۔ اور جو مسلمانوں میں سے ان کو نہ مانے۔ اس کے لئے کیا فتویٰ ہوگا۔ جواب کے لئے ایک آنہ کا لفافہ ارسال خدمت ہے۔ والسلام۔ خاکسار الٰہی بخش از پونچھ

الجواب

"اگر مسیح و مہدی ان نشانات و علامات کے ساتھ ان مقامات میں آئینگے۔ جو احادیث میں آئی ہیں۔ تو ان کو نہ ماننے والا طاغی و باغی ہے۔ اور اگر کوئی مدعی مسیحیت ان نشانات کے خلاف اگر دعویٰ کرے۔ تو وہ خود مدعی مفتری علی اللہ اور کاذب ہے۔ اور اس کا منکر مصیب ہے۔ اور ایسے کاذب کو ماننے والا بھی اس کا ہمراہی ہے۔ اللہ اعلم"۔

مکرر استفتاء

بخدمت شریف جناب مولانا ابوالوفا صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم۔ جناب کا فتویٰ ملا۔ لیکن میری ٹھیک طور پر راہنمائی نہیں ہوسکی۔ براہ مہربانی مزید وضاحت فرما کر ممنون فرماویں۔ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف لائینگے۔ اور جب حضرت مہدی علیہ السلام تشریف فرما ہونگے۔ اس وقت مسلمانوں کا کوئی فرقہ یا کوئی مسلمان کہلانے والا ان کی جماعت میں شامل نہ ہو۔ یا ان کی بیعت نہ کرے۔ یا انہیں صادق خیال نہ کرے۔ تو کیا وہ مسلمان رہ سکتا ہے۔ یا مسلمان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔ اس پر کفر کس حد تک لازم آئیگا۔ اور کیا وہ دائرہ اسلام کے اندر سمجھا جا سکتا ہے۔ ایسے مسلمان کی شرعی کیا سزا ہے؟ سوال مرزا صاحب کے متعلق نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے دعویٰ میں صادق ہیں یا کاذب۔ سوال آنے والے مسیح و مہدی کی جماعت میں شمولیت کا یا انہیں صادق نہ سمجھنے کا ہے۔ غربا فنڈ ․ ر ارسال خدمت ہیں۔ لفافہ جواب کے لئے بھی ارسال خدمت ہے"۔ مکرر عرض ہے۔ کہ جب مرزا صاحب نے آپ کے ساتھ مباہلہ کا مضمون آپ کو بھیجا تھا۔ کیا آپ نے لکھا تھا۔ کہ یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور کہ جھوٹے۔ دغاباز کو خدا لمبی عمر دیتا ہے۔ فوری جواب کے لئے شکریہ۔ خاکسار الٰہی بخش پونچھ۔"

الجواب

"ہم نے پہلے جو جواب دیا تھا۔ اب بھی وہی ہے۔ مسیح موعود جب پورے نشانات کے ساتھ آئیگا۔ تو اس کا انکار کرنا کفر ہوگا۔ اگر آپ کی تسلی نہیں ہوئی۔ تو کسی اور عالم سے پوچھ لیجئے۔"

"مرزا صاحب نے مجھے مباہلے کا کوئی مضمون نہیں بھیجا۔ بلکہ بذریعہ دعا کے فیصلہ چاہا تھا۔ اسکی تفصیل دیکھنی ہو۔ تو رسالہ فیصلہ مرزا ملاحظہ کریں۔ جو بقیمت ۵ ر دفتر ہذا سے ملسکتا ہے"۔

"پامال شدہ باتوں کا سوال نہ کریں۔ رسالہ مذکور میں ساری بحث مفصل مل جائیگی۔ اللہ اعلم

ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری۔"

سہ کرر استفتاء

بخدمت شریف جناب قبلہ مولوی ابوالوفا صاحب اہلحدیث امرتسر۔ السلام علیکم۔ جناب کا فتویٰ مرقومہ ۲۰ جولائی ۱۹۴۴ء ملا۔ جناب نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ جب مسیح موعودؑ پورے نشانات کے ساتھ آئیگا۔ تو اس کا انکار کرنا کفر ہوگا۔ لیکن جمیعۃ العلماء ہند دہلی نے جواب دیا ہے۔ کہ ماننا اس کا ضروری ہے۔ مگر منکر پر تکفیر کا حکم عاید نہ ہوگا۔ میری دانست میں ان دونوں فتووں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ براہ مہربانی مزید روشنی ڈال کر ممنون فرمائیں۔ کیونکہ جب منکر مسیح موعود اہل قبلہ اور کلمہ گو ہوگا۔ تو وہ کافر کس طرح ہو سکتا ہے۔ کیا کلمہ اس وقت منسوخ ہو جائیگا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی اکمل اور اتم تعلیم کی موجودگی میں کسی دوسرے کا ماننا کیوں ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ دہلی والوں کے فتویٰ کی موجودگی میں اگر حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان نہ بھی لایا جائے۔ تو کوئی رخنہ واقع نہیں ہوتا۔ براہ مہربانی مزید تشریح فرمائیں۔ مشکور ہونگا۔ اگر آمد مسیح کا خیال ہی ترک کر دیا جائے۔ تو کیا ہرج ہے۔ تو ایسے مسلمان کی مسلمانی میں کیا فرق آسکتا ہے؟

مرزا صاحب قادیانی کے متعلق جو سوال تھا۔ اس کا جواب سمجھ میں نہیں آیا۔ کتاب فیصلہ مرزا یہاں لوگوں کے پاس موجود ہے۔ مباہلہ نہ سہی۔ دعا ہی سہی۔ وہ جس رنگ میں پوری ہوئی۔ یا پوری نہیں ہوئی۔ اس سے ہمیں سروکار نہیں۔ وہ ان کی صداقت یا عدم صداقت پر دال ہو سکتی ہے۔ براہ مہربانی تحریر فرمائیں۔ کہ کیا جناب نے ذیل قسم کا اس مباہلہ یا دعا پر اپنی اخبار میں تبصرہ فرمایا تھا:۔

(۱) "اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی۔ اور بغیر میری منظوری کے اسکو شائع کر دیا"

(۲) "تمہاری یہ تحریر کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی"۔

(۳) "خدا تعالیٰ جھوٹے۔ دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کریں"۔

(اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

کیا یہ بھی سچ ہے۔ کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنی کتاب "اعجاز احمدی" کے صفحہ ۳۶ پر آپ کے متعلق لکھا تھا۔ کہ:۔

"اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے۔ کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے۔ تو وہ ضرور پہلے مرینگے"۔

یہاں پر مرزائی تحریک زوروں پر ہے۔ اور اس کے پھیل جانے کا اندیشہ ہے۔ مندرجہ بالا کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ یہ تحریریں مرزائی حضرات آپ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ان کی تشریح تو رسالہ محولہ بالا میں ہمیں مل جائے گی۔ براہ مہربانی صرف تحریر فرماویں۔ کہ یہ تحریریں واقعہ ہی آپ کے اخبار مندرجہ بالا میں درج ہیں۔ نہایت عنایت ہوگی۔ غربا فنڈ کیلئے ․ ر اور جواب کے لئے لفافہ ارسال خدمت ہے۔ والسلام خاکسار الٰہی بخش پونچھ!

یاد دہانی

بخدمت شریف جناب مولانا صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم۔ مشمولہ مضمون کی ایک چٹھی بتاریخ ۲۷ جولائی ۱۹۴۴ء معہ دو پیسہ غریب فنڈ اور جواب کے لئے لفافہ ارسال خدمت کیا گیا تھا۔ لیکن تاحال جواب سے سرفراز نہیں فرمایا گیا۔ ممکن ہے۔ عدیم الفرصتی کی وجہ سے جناب جواب نہ دے سکے ہوں۔ براہ مہربانی جس قدر جلد ہو سکے۔ جواب دیں۔ یہاں پر مرزائی حضرات آپ کے پرچہ کی نقل پیش کرتے ہیں۔ جس میں واقعہ ہی آپ کی یہی تحریرات ملتی ہیں۔ لیکن ہمیں یقین نہیں آتا۔ براہ مہربانی ہر دو امور پر تفصیلی روشنی ڈال کر جواب سے جلد مشکور فرماویں۔ مزید ․ ر غریب فنڈ اور جواب کے لئے لفافہ اور یہ خط بصیغہ رجسٹری ارسال خدمت ہے۔ والسلام

خاکسار الٰہی بخش (بحیثیت غیر احمدی)

الجواب

"وعلیکم السلام۔ ہم جو جواب دے چکے ہیں۔ ہماری تحقیق میں یہی صحیح ہے۔ مزید تسلی مطلوب ہو۔ تو کسی اور عالم سے دریافت کریں۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ ہم نے پہلی چٹھی کا جواب نہیں دیا۔ بالکل غلط بیانی۔ حالانکہ آپ کی تحریری چٹھی میں حوالہ ملتا ہے۔ بہر حال خدا آپ کو با ایمان خوش رکھے۔ نائب مفتی"!

ان فتاویٰ سے جو مختلف علماء کے درج کئے گئے ہیں۔ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مسیح موعود کے متعلق ان میں کسقدر اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اور کیا ان اختلافات کی موجودگی میں ممکن ہے۔ کہ علماء مسیح موعود کو قبول کر سکیں۔

خاکسار عبد الکریم خاں یوسف زئی احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ پونچھ (کشمیر) $\frac{12}{44}$ ۳۰۔

اس سال مدرسہ احمدیہ میں کم از کم ایک سو طالب علم داخل ہو

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گذشتہ خطبہ جمعہ میں احباب کرام کی توجہ مدرسہ احمدیہ میں طلباء بھیجنے کی طرف مبذول کرتے ہوئے فرمایا۔ "اس رفتار سے وہ عظیم الشان کام نہیں ہو سکتا۔ جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ اس کے لئے بہت زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہے۔ مگر مدرسہ احمدیہ میں دوست اپنے بچوں کو داخل کرانے کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ہر خاندان یہی سمجھتا ہے۔ کہ دوسرے خاندان سے لڑکے آجائینگے۔ اسے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ اور چونکہ ہر گھر یہی سمجھ لیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ سارے ہی گھر خالی رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ ایمان کی کم سے کم علامت یہ ہونی چاہیئے۔ کہ ہر خاندان ایک لڑکا دے۔ اور جو یہ بھی نہیں کرتا۔ وہ گو شرم و حیا کی وجہ سے منہ سے تو نہیں کہتا۔ مگر عملی طور پر یہی کہتا ہے۔ کہ اذهب انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون"۔ پھر فرمایا۔ "تحریک جدید کے پہلے دور میں میں نے صرف اس کا اعلان کیا تھا۔ مگر اب میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔" "اس وقت دو قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ایک تو دیہاتی مبلغ ..... دوسرے ایسے مڈل پاس طالب علم جو مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کریں۔ ابھی داخلہ میں تین ماہ کا عرصہ ہے۔ اس لئے ابھی سے اس کے لئے دوست تیاری کریں۔ زیادہ نہیں۔ تو فی الحال ہر ضلع سے چار پانچ طالب علم ضرور آنے چاہئیں۔ اور بنگال اور بہار وغیرہ صوبوں سے جہاں جماعتیں کم ہیں۔ صوبہ بھر میں سے ہی چار پانچ آنے چاہئیں"۔ اس کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں ․․․ کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرانے کی پوری کوشش کریں۔ اور ساتھ ساتھ اس بات کی اطلاع مرکز میں دیں۔ بہتر ہو کہ وہ احباب جن کے اپنے بچے آٹھویں جماعت میں پڑھ رہے ہوں۔ ابھی سے انکو مدرسہ احمدیہ کے لئے تیار رکھیں اور ہمیں اسکی اطلاع کر دیں۔

ناظر تعلیم و تربیت ․․․

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۷۸۸۲ منکہ رحمت بی بی بنت شیابل قوم کھرل عمر ۵۴ سال ساکن کالیہ ڈاکخانہ جنگھی تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری حسب ذیل جائداد ہے مہر مبلغ ۶۵/- روپے جو وصول کر چکی ہوں۔ نقد مبلغ ۳۵/- روپے کل یکصد روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس وصیت کردہ حصہ سے مبلغ ۱۳/- روپے ادا کر چکی ہوں بقیہ مبلغ ۷/- روپے ادا کر دوں گی انشاء اللہ۔ اگر میری وفات کے وقت کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا رحمت بی بی ساکن کالیہ مذکور۔ گواہ شد:۔ حاجی عیسیٰ برادر موصیہ گواہ شد:۔ سید لال شاہ امیر جماعت آمیہ

نمبر ۷۸۹۱ منکہ مریم اختر زوجہ سلطان احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن نہال۔ ڈاکخانہ نہال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ر نومبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں جائداد حق مہر بذمہ میرے خاوند ۵۰۰/- روپیہ ڈنڈیاں طلائی ۲½ تولہ قیمت ۱۶۰/- روپیہ۔ کلپ طلائی ۹ ماشہ قیمتی ۵۰/- روپیہ۔ ساشال نقرئی ۴ تولہ قیمتی ۲۸/- روپے۔ انگوٹھی طلائی وزنی ۴ ماشہ قیمتی ۲۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ گویا کل رقم وصیت کردہ ۷۶/- روپے بنتی ہے جس کو میں انشاء اللہ باقساط ادا کرتی رہوں گی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی ماسوا اس کے ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد مریم اختر نہال۔ گواہ شد محمد امین جماعت احمدیہ نہال گواہ شد نعیم احمد سکنہ نہال ۱۱/۱۲/۴۴

نمبر ۷۸۸۸ منکہ عبد الخالق ولد حافظ احمد الدین صاحب قوم گوجر پیشہ واقف زندگی۔ عمر قریباً ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک سکندر متصل باسر پال ڈاکخانہ دھوریہ ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ر نومبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے (۱) اٹھارہ بیگھہ زمین واقع چک سکندر جس کی عام حالات میں ۳۶۰۰/- روپیہ قیمت ہے جس کے میں ۱/۳ حصہ کا مالک ہوں۔ اور بقیہ دو حصے میرے دو بھائیوں کے ہیں۔ یعنی ۱۲۰۰/- روپے کی زمین میرے حصہ کی ہے (۲) ایک مکان خام جس کا رقبہ پانچ مرلہ ہے۔ موضع مذکور میں واقع ہے۔ اس کی قیمت عام حالات میں سات صد روپیہ ہے یہ میری واحد ملکیت ہے یعنی کل ۱۹۰۰/- روپیہ کی غیر منقولہ جائداد جس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ مجھے تحریک جدید کی طرف سے اس وقت مبلغ ۲۸/- روپے بطور الاؤنس ملتے ہیں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات پر جو میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ العبد عبد الخالق واقف زندگی قادیان۔ گواہ شد:۔ غلام رسول محرر سپلائی امور عامہ قادیان۔ گواہ شد صلاح الدین ایم اے قادیان ۲۸/۱۱/۴۴

نمبر ۷۹۰۷ منکہ مشتاق احمد ظہیر ولد چوہدری کریم بخش صاحب قوم احمدی آرائیں پیشہ واقف زندگی عمر ۲۰ سال تقریباً۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں نے اپنی زندگی دین کی خاطر وقف کر دی ہے۔ اور مجھے دفتر تحریک جدید سے ۲۸/- روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد میری ثابت ہو تو اس ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ مشتاق احمد ظہیر گواہ شد:۔ منیر احمد ونیس گواہ شد:۔ محمد احمد قریشی

نمبر ۷۹۱۶ منکہ امۃ الرحیم بیگم بنت محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس مبلغ ۱۰۰/- روپیہ اس وقت جمع ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی چیز میری ملکیت نہیں ہے اس وقت صرف ۱۰۰/- کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس کا ۱/۱۰ حصہ یعنی مبلغ ۱۰/- روپے صدر انجمن احمدیہ کو ادا کر دوں گی۔ آئندہ اگر کوئی جائداد پیدا ہوئی۔ تو صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع دوں گی۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ الامۃ:۔ امۃ الرحیم بیگم بنت محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان۔ گواہ شد محمد یامین تاجر کتب قادیان۔ گواہ شد قریشی عبد الوحید بقلم خود۔ گواہ شد محمد صالح نور متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان بقلم خود بھتیجا موصیہ مذکورہ۔ ۱/۱/۴۵

نمبر ۷۹۱۵ منکہ آمنہ بی بی بیوہ رحمت اللہ صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھیانہ محلہ چھاؤنی۔ ڈاکخانہ لودیانہ۔ ضلع لودیانہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ر دسمبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ اور تو کچھ نہیں ہے۔ صرف مبلغ ۲۰۰/- روپیہ نقد میرے پاس موجود ہے۔ حق مہر مقررہ اپنے خاوند کو بخش چکی ہوں اس لئے ۲۰۰/- روپیہ کے حصہ دہم کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور مبلغ ۲۰/- روپیہ حصہ دہم کے اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں گی میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا مسماۃ آمنہ بیوہ رحمت اللہ صاحب گواہ شد عبد الغفور بقلم خود پسر موصیہ گواہ شد علی حسن ریٹائرڈ ہیڈ ڈرافٹسمین قادیان ۲۹-۱۲-۴۴

نمبر ۷۹۱۷ منکہ امۃ الحفیظ زوجہ مولوی عبد الجبار صاحب قوم صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میرے پاس ایک زیور طلائی ۴ ماشہ قیمتی مبلغ ۵۰/- روپے ہے۔ نیز خاکسارہ کا حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں انشاء اللہ تعالیٰ اس وصیت کا ۱/۱۰ حصہ یعنی ۵۵/- روپے عنقریب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کر دوں گی وما توفیقی الا باللہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوئی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ امۃ الحفیظ بقلم خود معرفت محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان گواہ شد:۔ محمد یامین تاجر کتب قادیان۔ گواہ شد عبد الجبار بقلم خود خاوند موصیہ مذکورہ۔ گواہ شد عبد الصمد قریشی۔

نمبر ۷۷۶۵ منکہ عبد الرب ولد منشی علی محمد صاحب قوم بورجاٹ پیشہ ملازمت محکمہ نہر عمر تقریباً ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سبزی منڈی۔ بلاک ۴۶ ڈاکخانہ ڈیرہ غازیخان ضلع ڈیرہ غازیخان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد میں سے زرعی جائداد کوئی نہیں اور سکنی جائداد میں سے ۵ مرلہ زمین تعمیر شدہ مکان بلاک ۴۶ میری ملکیت خاص ہے جس کی تخمیناً قیمت ۱۵۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں علاوہ ازیں میرا گزارہ میری تنخواہ مبلغ ۶۵/- روپے ماہوار ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اور آمد کی زیادتی پر بھی اسی شرح ۱/۱۰ کے حساب سے ادا کروں گا خواہ میری لاش بہشتی مقبرہ میں دفن ہو یا نہ ہو۔ میری وصیت بدستور قائم ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ اس میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو لینے کا حق ہوگا۔ العبد۔ عبد الرب بقلم خود گواہ شد۔ محمد عثمان سکنہ ڈیرہ غازیخان بلاک ٹی۔ گواہ شد عزیز محمد طیبدار ڈیرہ غازیخان

نمبر ۷۹۱۳ منکہ اقبال بیگم ولد الحاج عبد العزیز اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی قوم ذات پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت بغیر میرے مکان کے جو پختہ مشتمل برایک کمرہ۔ ایک کوٹھڑی۔ ایک صحن ڈیوڑھی و باورچی خانہ واقعہ محلہ دار العلوم ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ مکان کی قیمت ۲۵۰۰/- روپے ہے۔ میں اپنی زندگی میں جس قدر ادا کروں گی رسید حاصل کر لوں گی وہ رقم منہا کر کے باقی رقم میرے مرنے کے بعد مکان مذکور سے وصول کر لی جائے۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ اقبال بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ غلام مجتبیٰ۔ گواہ شد شیخ احمد والد موصیہ۔

نمبر ۷۸۴۴ منکہ عائشہ بی بی والدہ ملک سلطان علی صاحب ذیلدار قوم کھوکھر راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن کھوکھر غربی ڈاکخانہ کنجاہ ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں نہ منقولہ نہ غیر منقولہ میرے پاس اس وقت مبلغ ۲۰۰۰/- روپیہ نقد موجود ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر متروکہ میرا ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا عائشہ بی بی گواہ شد ملک سلطان علی ذیلدار۔ گواہ شد۔ محمد صدیق بقلم خود

نمبر ۷۹۱۲ منکہ چوہدری اللہ دتا ولد چوہدری پیراں دتا صاحب قوم گورایہ جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن بدھا گورایہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔ ۶ گھماؤں زمین۔ ایک بھینس۔ زمین کی قیمت اندازاً ۱۳۰۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد میری ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ چوہدری اللہ دتا نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا گواہ شد:۔ خدا بخش۔

نمبر ۷۹۲۲ منکہ جمال الدین ولد بڈھا قوم کشمیری پیشہ کھڈی عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن ڈگری گھمناں۔ ڈاکخانہ ہلالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۲۰۰/- روپیہ نقد ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ہنوز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد جمال الدین بقلم خود۔ گواہ شد۔ علی محمد صحابی و موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ ابراہیم گھمناں والی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ رشیدہ بیگم زوجہ اللہ رکھا بہو موصی

نمبر ۷۹۲۴ منکہ جنت بی بی بیوہ ایوب علی شاہ صاحب قوم سید صدیقی عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن گیٹ ڈاکخانہ ڈھل نگر ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مجھے میرے دونوں لڑکوں کی طرف سے ۸۰۰/- روپے کی مالیت بحصہ مکان ملا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت ۸۰/- روپے بنتی ہے۔ جو میں انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ اگر میں ادا نہ کر سکی تو میرے فرزند اس کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ انجمن مذکور ان سے وصول کر لے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا میرے لڑکوں کی طرف سے ملے۔ تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز اگر بوقت وفات کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ جنت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبد الکریم احمدی مانگا۔ گواہ شد سید نذیر احمد پسر موصیہ۔ گواہ شد سید محمد یوسف

نمبر ۷۹۳۴ منکہ حاکم بی بی زوجہ محمد دین صاحب قوم جمبور پیشہ نانبائی عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۲/۱۲/۴۴ ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں۔ صرف مہر ہے یا ذاتی آمد ہے۔ مہر ۳۲/- روپے جس کے چوتھے حصہ کی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ذاتی آمد ۱۵/- روپے کے قریب ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی اقرار کرتی ہوں کہ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ حاکم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ محمد دین خاوند موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد۔ حافظ محمد ابراہیم امام مسجد دار الفضل نشان انگوٹھا

نمبر ۷۹۳۵ منکہ حلیمہ بی بی زوجہ دوست محمد صاحب قوم اسمٰعیل خیل عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الفضل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد صرف چار صد روپیہ نقد ہے۔ مہر میں وصول کر چکی ہوں۔ اس میں زیور کی قیمت شامل کر لی گئی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ حلیمہ بی بی بقلم خود نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ شیر محمد عالی بقلم خود گواہ شد۔ دوست محمد ایکسٹینشن دار الفضل قادیان خاوند موصیہ

نمبر ۷۹۳۶ منکہ خدیجہ بی بی بیوہ محمد عبد اللہ صاحب قوم مغل عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن امرتسر کٹڑہ پرجا کوچہ دھوبیاں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد مبلغ ۵۰۰/- روپے نقد ہے اس کے سوا نہ زیور ہے۔ نہ کوئی اور جائداد ہے میں اس جائداد مذکورہ بالا کے تیسرے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ خدیجہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد۔ شیر محمد عالی بقلم خود برادر موصی۔ گواہ شد دوست محمد ایکسٹینشن برادر موصیہ

نمبر ۷۸۲۰ منکہ حاکم بی بی زوجہ اللہ رکھا صاحب مرحوم قوم ترکھان پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۵۹ ع۔ ب چک گ۔ ب۔ ڈاکخانہ گنگا پور ضلع لائل پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میری موجودہ جائداد مبلغ ۴۰۰/- روپیہ نقد ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر مبلغ ۳۲/- روپے تھا جو میں نے اپنے خاوند کی زندگی میں بخش دیا تھا (۲) اگر اس کے بعد میری کوئی اور جائداد پیدا ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا حاکم بی بی۔ گواہ شد:۔ نذیر احمد گواہ شد۔ شریف احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۵۵۹ ع۔ چک گ۔ ب

نمبر ۷۹۴۲ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ محمد الدین صاحب قوم وریاہ راجپوت عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی سکنہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری کوئی آمد نہیں ہے۔ نہ میری کوئی جائداد ہے میرا حق مہر مبلغ تین صد روپیہ ہے جس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کو اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ انشاء اللہ العزیز۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جو جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ رشیدہ بیگم موصیہ گواہ شد:۔ محمد الدین خاوند موصیہ محلہ ناصر آباد قادیان۔ گواہ شد عطاء الرحمن صدر محلہ ناصر آباد

نمبر ۷۹۸۷ منکہ فضل دین ولد نظام دین قوم راجپوت کشمیری پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء سنہ پہلے ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت [illegible]

ع ۷۹۴۷۔ منکہ سلیمان خاں ولد فتح خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن موضع کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ نومبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ چند قطعات زرعی زمین مختلف اقسام کی ۱۵ بیگھہ کے قریب قیمتی اندازاً -/۲۰۰۰ روپیہ اور ایک رہائشی مکان خام قیمتی اندازاً -/۴۰۰ روپیہ۔ جسکی مجموعی قیمت -/۲۴۰۰ روپیہ بنتی ہے۔ جس میں سے مبلغ -/۴۰۰ روپیہ اپنی بیوی صغیرن بی بی کے دین مہر کے میرے ذمہ واجب الادا ہیں۔ لہٰذا البقیہ جائیداد -/۲۰۰۰ روپیہ کی رہ جاتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ -/۶۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے لئے بعض مجبوریاں حائل ہیں۔ اس لئے اس وصیت پر یکم جنوری ۱۹۴۵ء سے عملدرآمد شروع ہوگا۔ العبد سلیمان خاں۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد مطلب خاں۔ موجودہ پتہ:۔
Soleman Khan Ahmadi
power House I.C.C Ltd
Maubhandar. P.O.
Ghatsila Distt
Singh Bhom (Behar Prov)

ع ۷۹۰۔ منکہ صغیرن بی بی زوجہ مصاحب بیگ قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ اکتوبر حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات سونا یعنی طلائی قیمتی -/۲۰ روپے زیورات نقرئی قیمتی -/۶۰ روپے اور مہر جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ مبلغ -/۱۲۵ روپیہ۔ میں اس مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد میری ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ صغیرن بی بی۔
C/O
Masahib Beg Kutki
Line No 2 P.O. Mosaboni
mines Distt Singh Bhom.
گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد نشان انگوٹھا مصاحب بیگ خاوند موصیہ۔

ع ۷۹۶۸۔ منکہ عبدالمطلب خاں ولد بیتا خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن موضع کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ نومبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۸½ بیگھہ زرعی زمین مختلف قطعات مختلف اقسام قیمتی اندازاً -/۹۰۰ روپیہ اور ایک عدد رہائشی مکان خام قیمتی اندازاً -/۳۰ روپے۔ جسکی کل مجموعی قیمت -/۹۳۰ روپے بنتی ہے۔ میں نے اپنی بیوی کے مہر کے -/۲۳۰ روپیہ دینے ہیں۔ لہٰذا باقی -/۷۰۰ روپیہ کی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۶۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد عبدالمطلب خاں احمدی
Power House I.C.C. Ltd
Maubhandar P.O.
Ghatsila Distt
Singh Bhom (Behar Prov)
گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد سلیمان خاں۔

ع ۷۹۷۱۔ منکہ عبداللطیف خاں ولد عبدالمنان خانصاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کالا گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ماہوار تنخواہ -/۶۷ روپے ہے۔ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ حیات ہیں۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ماہ بماہ انشاءاللہ حصہ آمد کی وصیت کا چندہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن مذکور کو کرتا رہونگا۔ العبد حوالدار کلرک عبداللطیف خاں ۸/۱۵ پنجاب رجمنٹ ۱۰ A.B.P.O. India Command
گواہ شد ظہور الدین۔ گواہ شد سلطان احمد۔

ع ۷۹۳۹۔ منکہ روشن دین ولد محمد عبداللہ صاحب موصی قوم دھاریوال جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن مرل ڈاکخانہ بھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد -/۶۲ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد روشن دین موصی لیس نائیک فٹر ۱۳۰۵۵۸ ع ۹۶ سیکشن انڈین سٹیشن ورکشاپ منی پور روڈ آسام۔ گواہ شد محمد عبداللہ والد موصی گواہ شد علی محمد اصحابی و موصی انسپکٹر وصایا۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۲۴ جنوری - ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے مشرقی پرشیا کی ایک سو آبادی پر قبضہ کر لیا ہے۔ سلیشیا کی لڑائی میں دو جرمن کمانڈر ہلاک ہوگئے ہیں۔ روسی فوجیں سلیشیا میں نہایت تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ مارشل ژکوف کے ہراول ٹینکی دستے وارسا اور برلین کے عین درمیان واقع شہر کینتو تک پہنچ گئے ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ روسی فوجیں برسلو اور اوپل کے درمیان واقع دریائے اوڈر کو پار کر رہی ہیں۔ یہ برلین سے ادھر جرمنوں کی آخری قدرتی ڈیفنس لائن ہے۔ ایک مقام پر جرمنی کی راجدھانی سے صرف ۱۴۳ میل دور ہے۔

لنڈن ۲۴ جنوری - جرمنی کی شکست اب نزدیک نظر آرہی ہے۔ سٹالن چرچل۔ روزویلٹ کانفرنس میں ڈیگال بھی شامل ہوگا۔ اور جرمنی کی تقسیم کا سوال بھی زیر بحث آئے گا۔

برلین ۲۴ جنوری - مغربی مورچہ پر جرمن تدابیر بہت موثر ثابت ہو رہی ہیں۔ سیجفرڈ لائن میں جس پر امریکنوں کا قبضہ ہے۔ جرمن فوجیں ۲۵ میل تک اندر گھس گئی ہیں۔

ماسکو ۲۴ جنوری کل روسی فوجیں جرمنی کے ذرائع رسل و رسائل کے اہم ترین مرکز پوزن سے صرف ۵۴ میل دور تھیں۔ اگرچہ جرمنوں نے پوزن پر بھی مقابلہ نہ کیا۔ اور روسی پیشقدمی کو روکنے میں ناکام رہے۔ تو وہ فرینکفورٹ کے سامنے جو برلن سے مشرق میں صرف ۵۴ میل کے فاصلہ پر ہے مورچے بنائینگے۔ پوزن کے مشرق میں وارسا برلین شاہراہ پر لڑائی کا جو منظر تھا۔ اور جرمنوں کو جو شکست ہوئی ہے۔ اس کی موجودہ اور گذشتہ جنگ عظیم میں نظیر نہیں ملتی۔ روسی فوجوں کی پیشقدمی سے جرمنوں کا دم خشک ہو گیا ہے۔ اور وہ حیران ہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔

لنڈن ۲۴ جنوری - کنگ پیٹر نے اپنے وزیر اعظم کو جس نے بلگریڈ میں ایجنسی کے قیام اور کنگ پیٹر کی ایجنٹ مقیم لنڈن اور مارشل ٹیٹو کے نمائندوں پر مشتمل نئی گورنمنٹ بنانے کے لئے مارشل ٹیٹو سے معاہدہ کر لیا تھا۔ موقوف کر دیا ہے۔ لندنی حلقوں کا بیان ہے کہ کنگ پیٹر نے یہ کارروائی برطانوی حکومت کے مشورہ کے خلاف اور اتحادیوں سے پوچھے بغیر کی ہے

لنڈن ۲۴ جنوری - برلین ریڈیو نے جرمن قوم کو بتایا کہ روسی حملہ کی وجہ سے جرمنی پر مصیبت ٹوٹ پڑی ہے۔ اور مشرق میں بھاری طوفان اٹھ آیا ہے۔ اسی دن ماسکو کے سرکاری اخبار "پروودا" نے لکھا کہ وہ دن دور نہیں جب روسی جھنڈا برلین پر لہرائے گا۔

برلین ۲۴ جنوری - جرمن ٹینن برگ کو خالی کرنے سے پہلے فیلڈ مارشل فان ہنڈنبرگ کی نعش کو میموریل سے نکال لے گئے۔ اور مقبرہ کو اڑا دیا۔

کینٹربری ۲۴ جنوری - ڈاکٹر جیوفری فرانسس کو اتفاق رائے سے کنٹربری کا آرک بشپ منتخب کیا گیا ہے۔

برلین ۲۴ جنوری - جرمن اوورسیز نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ مغربی محاذ پر سیجفرڈ لائن میں جس میں ساتویں امریکن فوج کا قبضہ ہے۔ جرمن فوجیں پچیس میل اندر گھس گئی ہیں۔ اور ہگناؤ اور اس کے ارد گرد کئی شہروں پر قبضہ کر لیا گیا ہے ساتویں امریکن فوج پسپا ہو رہی ہے۔ اور جرمن دستے ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔

سلہٹ ۲۴ جنوری - سلہٹ کے کچھ علاقوں میں طوفان آنے کی وجہ سے سری پور اور دوسرے دیہات کے تین سو مکانات گر پڑے اور بہت سے اشخاص زخمی ہو گئے۔

نابلس ۲۴ جنوری - نابلس اور اس کے نواحی علاقوں کے نوجوان مسلمانوں کے ایک گروہ کے پیش نظر سوویٹ یونین کے دوستوں کی ایک عرب سوسائٹی قائم کرنے کی تجویز ہے تاکہ عرب عوام میں روسی خیالات کی اشاعت کی جائے اور عربوں کو روسیوں کے اور زیادہ نزدیک لایا جائے۔

لنڈن ۲۴ جنوری - روسی فوجوں کو کسی محاذ پر بھی اب تک جرمن شہریوں کا سامنا نہیں ہوا۔ اس سے یہ خیال پایا جاتا ہے کہ اغلباً تمام شہری محاذ جنگ سے نکال لئے گئے ہیں۔ سارے محاذوں پر بے شمار ٹینک توپیں اور گھوڑ سوار سرگرم ہیں۔ سلیشیا میں جرمن دھڑا دھڑ تازہ دم فوجوں کو جھونک رہے ہیں۔ مارشل ژکوف کے ہراول ٹینک دستے وارسا اور برلین کے درمیانی راستہ کا نصف حصہ طے کر چکے ہیں۔

لاہور ۲۴ جنوری - ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کو قابل اعتراض قرار دینے اور حذف کرنے کے لئے جو دعوی چودھری عزیز احمد سب جج لاہور کی عدالت میں چل رہا ہے۔ اس میں مدعا علیہ نے کاغذات داخل کر دیئے۔ مدعیوں نے جواب دعوی تیار نہ کیا تھا لہذا عدالت نے ان پر ۵ روپے جرمانہ ڈال دیا۔

لاہور ۲۴ جنوری - مابعد جنگ کے پہلے پانچ سالوں کے لئے حکومت پنجاب کے مختلف محکموں کی طرف سے ۲۲۸ سکیمیں تیار کی گئی ہیں اور ان کی تکمیل میں دو ارب روپیہ خرچ آئیگا ان سکیموں میں زراعت اور تعلیم کی سکیمیں قابل ذکر ہیں۔ جہاں تک زراعت کا تعلق ہے اس سلسلہ میں ۲½ لاکھ ایکڑ کا زائد رقبہ استعمال میں لایا جائے گا۔ اور جس پر نوے کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ محکمہ تعلیم کی تعلیمی سکیم پر بیس کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ اور ۲۵ برسوں میں سو فیصدی لوگ تعلیم یافتہ ہو جائینگے۔

لاہور ۲۴ جنوری - سونا حاضر ۷۴/۸/۰ پونڈ ۹۵/۸/۰ چاندی ۱۳۱/-/-

امرتسر ۲۴ جنوری - سونا ۷۴/-/- پونڈ ۹۵/۸/- چاندی ۱۳۱/-/-

برلین ۲۴ جنوری - جرمنی بھر میں آئندہ کوئی شخص بجلی سے پیدا ہونے والی آگ استعمال نہیں کر سکے گا۔ جن گھروں میں روٹی پکانے کے لئے آگ کے علاوہ کوئی دوسری چیز بھی استعمال ہوتی ہے۔ وہاں سے گیس کی بہم رسانی کا سلسلہ کاٹ دیا جائے گا۔

لاہور ۲۴ جنوری - ششماہی مختتمہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو دفاعی افواج کے امدادی فنڈ کی آمدنی میں سے پنجاب کے سپاہیوں اور ان کے لواحقین میں ۷۶۴۴۴ روپیہ کی مالیت کے ۲۴ امدادی عطیے تقسیم کئے گئے۔ یہ عطیے گزارے۔ لڑکیوں کی شادی۔ مکانوں کی تعمیر وغیرہ کے سلسلے میں دیئے گئے۔

کراچی ۲۴ جنوری - مہمروں نے حروں کی پناہ گاہ مکھی کے جنگل کا معائنہ شروع کر دیا ہے یہ معائنہ ہو چکنے کے بعد قابل زراعت زمین ان ذمہ دار اشخاص کے ہاتھ فروخت کر دی جائے گی۔ جو حروں کو ختم کرنے میں حکومت کا ہاتھ بٹانے کا وعدہ کریں گے۔

استنبول ۲۴ جنوری - بلغاریہ کو جرمنوں کے پنجے سے آزاد ہوتے چار مہینے ہو گئے ہیں۔ مگر اب بھی بلغاریہ کے ۴۵ ہزار یہودیوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ ان کے پاس کھانے کو کچھ نہیں اور پہننے کے لئے تو شائد چیتھڑا بھی کمیاب ہے "نیو یارک ٹائمز" کے ایک نامہ نگار نے بلغاریہ کے ایک یہودی سے ملاقات کی۔ تو اس نے کہا کہ کاش ہمیں موت پناہ دے۔ حکومت بلغاریہ نے یہودیوں، ان کی عورتوں اور بچوں کی امداد کے لئے بہت سے وعدے کئے مگر ان میں سے کوئی بھی پورا نہ ہوا۔

نیروبی ۲۴ جنوری - یوگنڈا کے علاقے میں مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ پولیس اور مزدوروں کے تصادم کی وجہ سے آٹھ افریقی اور ایک ہندوستانی ہلاک ہوئے اور گیارہ افریقی اور کئی کانسٹیبل مجروح ہوئے ایک علاقے میں فوج نے ہڑتالیوں کے مشتعل ہجوم پر گولی چلا دی جس کی وجہ سے متعدد ہڑتالی ہلاک اور مجروح ہوئے۔

کانڈی ۲۴ جنوری - برما میں اکیاب کے جنوب کی طرف اتحادی چھاپہ مار دستے اماکان کے سمندر کے کنارے اتر گئے ہیں۔ اس وقت تو جاپانیوں نے کوئی مقابلہ نہیں کیا۔ لیکن اب ٹانگ مانگ کے علاقہ میں جو کنارے سے ایک میل دور ہے سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ اتحادی دستوں نے ان کے حملوں کو روک کر انہیں سخت نقصان پہنچایا ہے۔ چھاپہ مار ہوائی دستوں نے میدانی دستوں کا خوب ہاتھ بٹایا۔

کانڈی ۲۴ جنوری - وسطی برما میں ہونی وا پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اتحادی اس سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ مانڈلے سے ۲۲ میل مغرب میں ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ کل تواہو کے علاقہ میں جاپانیوں نے زور کے حملے کئے۔ مگر روک لئے گئے

کانڈی ۲۴ جنوری - چین کی سرحد سے پہلا قافلہ برما چین سڑک پر روانہ ہو گیا ہے۔ جنوب کی طرف بڑھنے والے دستوں نے جاپانیوں کو ایک اہم مقام پر سخت شکست دی۔ اور وانٹنگ کے مغرب میں چینی فوج سے جا ملے ہیں۔ اس طرح ایک اور سڑک پر قبضہ کر لیا گیا ہے

واشنگٹن ۲۴ جنوری ماریانا اور جاپان کے درمیان واقع ایک جزیرہ پر ہوائی جہازوں نے حملہ کیا اور سخت نقصان پہنچایا۔ ناگویا کے کارخانوں پر بھی بم گرائے گئے

واشنگٹن ۲۴ جنوری - لوزان میں امریکن دستے جاپان کے ہوائی میدانوں کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور منیلا سے پچاس میل شمال پہنچ گئے ہیں۔ امریکن دستے زاراگوسا میں داخل ہو گئے۔ جو بڑی سڑک پر ایک شہر ہے۔